فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): ''جہاں چاہے، چلی جا، مجھے دوبارہ اپنی صورت مت دکھانا۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): اگر شوہر نے اس جملے سے طلاق مراد لی ہے، تو طلاق ہوگی، ورنہ نہیں، کیونکہ یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں ہیں۔

(سوال): شوہر نے اپنے گھر والوں سے بیوی کے متعلق کہا کہ ''جس طرح لائے تھے، اس طرح نکال دو۔'' کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): یہ طلاق کے لیے صریح کلام نہیں ہے۔ لہٰذا شوہر کی نیت کو دیکھا جائے گا۔

(سوال): ایک شخص نے اپنی بیوی کو لکھا کہ ''میرا اور تمہارا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہا۔'' کیا اس جملے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): یہ طلاق کے لیے کنایہ ہے، لہٰذا نیت پر موقوف ہے۔

(سوال): بیوی کے متعلق کہا کہ ''اسے چھوڑ چکا ہوں۔'' کیا طلاق ہوئی؟

(جواب): ''اسے چھوڑ چکا ہوں۔'' طلاق کے صریح الفاظ ہیں، اس سے طلاق ہو جائے گی، شوہر کی نیت کو نہیں دیکھا جائے گا۔

(سوال): ''چلی جا، تو میرے کام کی نہیں۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، لہٰذا شوہر کی نیت پر منحصر ہے۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''تو کسی سے نکاح کر لے۔'' طلاق ہوئی؟

جواب: یہ الفاظ صریح نہیں، لہٰذا شوہر سے نیت پوچھی جائے گی۔

سوال: ''جا نکل جا، تجھے طلاق دی۔'' کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: شوہر کا بیوی کو ''تم اور تمہاری بستی کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جاتا ہوں۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ طلاق کے لیے صریح نہیں، قرائن اور شوہر کی نیت کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

سوال: شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''تو جان، تیرا کام جانے۔'' کیا طلاق ہوئی؟

جواب: یہ طلاق کے غیر صریح الفاظ ہے، شوہر نے جس نیت سے کہے ہوں گے، وہی معتبر ہے۔

سوال: ''مجھ کو اس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ شوہر کی نیت پر منحصر ہے۔

سوال: بیوی سے کہا کہ ''جس سے چاہے، ہم بستر ہو۔'' کیا طلاق ہوئی؟

جواب: یہ طلاق کے لیے صریح جملہ نہیں، شوہر سے نیت بارے پوچھا جائے گا۔

سوال: ''مجھے اس سے سروکار نہیں۔'' کا جملہ طلاق کی نیت سے بولا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کی نیت سے بولا، تو طلاق ہوگئی۔

سوال: ''دوسرا خاوند کر لے۔'' طلاق کی نیت سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق ہوگئی۔

سوال: ''میں اسے اپنی عورت نہیں سمجھتا۔'' طلاق کی نیت سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق ہوگئی۔

سوال: ''کسی اور سے شادی کرلو۔'' کہا، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: جس نیت سے یہ جملہ بولا، اسی کا اعتبار ہوگا۔

سوال: بیوی سے کہا ''تم میری ہمشیرہ ہو۔'' یہ طلاق کی نیت سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق ہوگئی۔

سوال: کسی نے ہنسی میں کہا کہ ''میں نے بیوی چھوڑ دی۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: ''میں نے بیوی چھوڑ دی۔'' طلاق کے صریح الفاظ ہیں اور ہنسی مذاق میں بھی اگر طلاق کے صریح الفاظ بول دیے جائیں، تو طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ .

''تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے؛

۱۔ نکاح ۲۔ طلاق ۳۔ رجوع۔''

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے ''صحیح''، اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۸/۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

(التّلخيص الحبير : 210/3)

سوال: ایک شخص نے بیوی سے کہا: ''میں نے تجھے چھوڑ دیا۔'' یہ جملہ ایک بار کہا، تو

کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ طلاق کے صریح الفاظ ہیں، اس سے ایک طلاق واقع ہو جاتی ہے، شوہر کو عدت کے اندر اندر رجوع کا حق حاصل ہے۔

حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی أَنَّ صَرِیحَ لَفْظِ الطَّلَاقِ إِذَا جَرٰی عَلٰی لِسَانِ الْبَالِغِ الْعَاقِلِ فَإِنَّهٗ مُؤَاخَذٌ بِهٖ وَلَا یَنْفَعُهٗ أَنْ یَّقُولَ : کُنْتُ لَاعِبًا أَوْ هَازِلًا أَوْ لَمْ أَنْوِ بِهٖ طَلَاقًا أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْأُمُورِ .

”تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ طلاق کا صریح لفظ جب کسی بالغ عاقل کی زبان پر جاری ہو جائے، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ گو وہ کہتا پھرے کہ میں نے مذاق کیا تھا یا طلاق کی نیت ہی نہیں کی تھی، یا اس طرح کی کوئی اور بات کرے۔“

(مَعالِم السّنن : ۲٤۳/۳، شرح السّنة للبَغَوي : ۲۲۰/۹)

(سوال): بیوی کے کسی جواب میں کہا کہ ”اچھا جاؤ، قطع تعلق۔“ مگر نیت طلاق کی نہ تھی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر شوہر نے یہ جملہ طلاق کی نیت نہیں کہا، تو طلاق واقع نہیں ہو گی، کیونکہ یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں۔

(سوال): ایک شخص نے غصہ میں اپنی بیوی سے کہا ”تم آزاد ہو۔“ مگر اس کی نیت طلاق کی نہ تھی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): ”تم آزاد ہو۔“ طلاق کے صریح الفاظ ہیں، اس میں شوہر کی نیت کو نہیں دیکھا جائے گا، وہ جس بھی نیت میں بیوی سے یہ الفاظ بولے گا، طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: بیوی سے کہا کہ ''میں تیرے لائق نہیں، تم دوسرا انتظام کرلو۔'' تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ جملہ طلاق کی نیت سے کہا، تو طلاق ہوئی، ورنہ نہیں۔

سوال: ''پانچ برس جو جی میں آئے، کرنا۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں شوہر سے نیت بارے پوچھا جائے گا، اگر ان الفاظ سے اس کی نیت طلاق کی تھی، تو واقع ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

سوال: شوہر نے پوچھا: ''طلاق چاہتی ہو؟'' بیوی نے کہا: ''جی ہاں۔'' شوہر نے کہا ''تو جا چلی جا۔'' کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگرچہ ''جا چلی جا'' طلاق کے لیے صریح الفاظ نہیں، مگر قرینہ اور سیاق کلام کے مطابق اس کی مراد اس جملہ سے طلاق تھی، لہٰذا ایک طلاق ہو چکی ہے۔

سوال: ''تو میرے گھر سے نکل جا اور اپنے پیکے چلی جا۔'' کا جملہ طلاق کی نیت سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق کا صریح جملہ نہیں، لہٰذا نیت کے مطابق طلاق ہو جائے گی۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''جَون کی بیٹی جب (نکاح کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خلوت گاہ میں آئی اور آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے، تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے بڑی عظیم الشان ذات کی پناہ طلب کی ہے، آپ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائیں۔''

(صحیح البخاري: 5254)

سوال: ''تجھ کو نہیں رکھوں گا۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): یہ مستقبل کا جملہ ہے، لہٰذا اگر طلاق کی نیت سے بھی یہ جملہ بولا، تب بھی طلاق نہیں ہوئی، طلاق حال یا ماضی کے جملہ سے ہوتی ہے۔

(سوال): ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ''تم نے ایسا نہ کیا، تو آزاد سمجھی جاؤ گی۔'' پھر عورت نے ایسا نہ کیا، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، جب شرط پائی جائے گی، طلاق واقع ہو جائے گی، لہٰذا مذکورہ صورت میں چونکہ شرط پائی گئی، تو طلاق ہوگئی۔

(سوال): بیوی نے شوہر سے خرچہ کا مطالبہ کیا، تو اس نے کہا کہ ''جا، تجھے آزاد کیا۔'' کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(جواب): اس صورت میں طلاق واقع ہو چکی ہے، کیونکہ شوہر نے طلاق کے صریح الفاظ بولے ہیں، جس میں نیت کا اعتبار نہیں۔

(سوال): ''اسے لے جاؤ، اس سے نکاح کر لینا۔'' طلاق کی نیت سے بولا، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، لہٰذا طلاق کی نیت سے بولے جائیں، تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

(سوال): ''یہ میرے مصرف کی نہیں۔'' کہا، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(سوال): ''میں نے تمہاری صفائی کر دی۔'' طلاق کی نیت سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق کی نیت سے کہا ہے، تو طلاق ہو چکی ہے۔

(سوال): کیا شوہر طلاق کا حق بیوی کو تفویض کر سکتا ہے؟

(جواب): کرسکتا ہے۔

(سوال): نکاح کے وقت طے پایا تھا کہ اگر شوہر طے کردہ شرائط پر عمل نہیں کرے گا،تو طلاق کا حق بیوی کو تفویض ہو جائے گا،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جو شرائط نکاح کے وقت طے کی گئی تھیں اور شوہر نے انہیں تسلیم کر لیا تھا،تو اگر شوہر ان شرائط کو پورا نہیں کرتا،تو معاہدہ کے مطابق طلاق کا حق بیوی کو تفویض ہو جائے گا اور وہ اپنی مرضی سے طلاق دے سکتی ہے۔

(سوال): اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر اتنے اتنے دن تمہاری خبر گیری نہ کروں،تو تم کو طلاق واقع کرنے کا اختیار ہے،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں اگر شرط پوری ہو جائے،تو عورت کو طلاق کا اختیار حاصل ہو جائے گا اور وہ اپنا اختیار جب چاہے،استعمال کر سکتی ہے۔

(سوال): شوہر نے بیوی سے کہا کہ اگر تمہاری اجازت کے بغیر دوسرا نکاح کروں،تو تم کو طلاق کا اختیار ہے،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): ویسے تو یہ کتاب اللہ سے زائد شرائط ہیں،مگر چونکہ شوہر نے خود اس شرط کو مانا ہے،تو دوسرا نکاح کرنے کی صورت میں عورت کو طلاق کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آپ میں سے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو کتاب اللہ میں موجود نہیں ہیں، جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے،خواہ سینکڑوں شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔''

(صحيح البخاري : 2560، صحيح مسلم : 1504)

(سوال): کیا طلاق کا اختیار عورت کو سونپنے کے بعد وہ خود کو طلاق دے سکتی ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

(سوال): نکاح سے پہلے تفویض نامہ کی کیا حیثیت ہے؟

(جواب): طلاق کو تفویض کرنا شوہر کا حق ہے، تو جب شوہر کو خود طلاق کا حق حاصل نہیں، تو وہ اسے دوسروں کو کیسے تفویض کر سکتا ہے، لہٰذا نکاح سے پہلے نہ کوئی خود طلاق دے سکتا ہے اور نہ طلاق کا حق دوسروں کو تفویض کر سکتا ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

''جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔''

(مسند الإمام أحمد : 189/2، 189-207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن الترمذي : 1181، سنن ابن ماجه : 2047، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۳) نے ''صحیح''، حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک : ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح:۱۱۸۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔اس کی اور بھی سندیں ہیں۔

(سوال): کیا نکاح حلالہ میں عورت یہ شرط لگا سکتی ہے کہ جب میں چاہوں گی، تو طلاق دے کر آزاد ہو جاؤں گی؟

(جواب): نکاح حلالہ زنا ہے، یہ منعقد نہیں ہوتا۔ جب یہ شرعی نکاح ہی نہیں، تو اس میں طلاق دینے یا تفویض کرنے کا کیا مطلب؟

۞ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

يَكُونُ كَنِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَيُبْطَلُ هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''نکاح حلالہ، نکاح متعہ کی طرح ہے، اسے باطل قرار دیا جائے گا، یہی درست معلوم ہوتا ہے، واللہ اعلم!۔''

(التّمهيد لما في المؤطإ من المَعاني والأسانيد : 234/13)

۞ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ (۶۸۵ھ) فرماتے ہیں:

''حلالہ کرنے والا وہ ہے، جو ایسی عورت سے شادی کرتا ہے، جس کو تین طلاقیں دے دی گئی ہیں، شادی سے اس کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ وہ وطی کے بعد اسے طلاق دے دے گا، تاکہ جس شوہر نے پہلے طلاق دی تھی، اس کے لیے حلال ہو جائے، گویا وہ نکاح اور وطی کے ساتھ اس عورت کو پہلے خاوند پر حلال کر رہا ہے۔ جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے، اس سے مراد پہلا شوہر ہے۔ ان دونوں پر لعنت اس لیے کی گئی ہے، کیونکہ یہ عمل ان کی ہتک عزت اور قلت غیرت کا باعث ہے، نیز یہ عمل ان کے کمینے اور گھٹیا پن پر دلالت کرتا ہے۔ جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے، اس کی بہ نسبت تو یہ بالکل واضح ہے، جبکہ حلالہ کرنے والے کی بہ نسبت اس طرح کہ اس نے کسی کی غرض کے لیے عورت سے وطی کر کے خود کو گرا دیا ہے، کیونکہ اس نے وطی اس لیے کی ہے، تاکہ وہ اسے اس شخص کو وطی کے لیے دے، جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ اسے کرائے کے سانڈ سے تشبیہ دی ہے۔''

(تحفة الأبرار : 392/2، مرقاة المفاتيح للملا علي القاري : 2149/5)

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''حلالہ کرنے والے کا (عارضی) نکاح، نکاح متعہ سے بھی بدتر ہے، کیونکہ نکاحِ حلالہ (اسلام کے) کسی دور میں بھی جائز نہیں ہوا، حلالہ کرنے والا عقد نکاح اس لیے باندھتا ہے کہ (بعد میں) اسے ختم کر دے گا اور یہ عارضی نکاح کسی صورت میں بھی درست نہیں۔''

(مَجموع الفتاوٰی : 108/32)

۞ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

''خلاصہ کلام یہ ہے کہ حلالہ کا نکاح حرام اور باطل ہے، سب اہل علم کا یہی مذہب ہے۔......جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہم نے نام ذکر کیے ہیں، ان کا بھی یہی مذہب ہے، صحابہ میں کوئی مخالف نہیں، لہٰذا اس پر (صحابہ کا) اجماع ہوا۔''

(المُغني : 7/180-182)

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ أَئِمَّةُ الْفَتْوٰی كُلُّهُمْ أَنَّهٗ إِذَا شُرِطَ التَّحْلِيلُ فِي الْعَقْدِ كَانَ بَاطِلًا .

''تمام ائمہ فتویٰ کا اتفاق ہے کہ جب نکاح میں حلالہ کی شرط لگائی جائے، تو وہ باطل ہو جاتا ہے۔'' (مَجموع الفتاویٰ : ۱۵۵/۳۲)

۞ علامہ کرمانی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۴ھ) فرماتے ہیں:

بُطْلَانُ النِّكَاحِ حِينَئِذٍ اِتِّفَاقًا .

''(حلالہ کی نیت سے کیا جانے والا) یہ نکاح بالاتفاق باطل ہے۔''

(شرح المَصابیح: 4/33)

(سوال): شوہر بیوی سے کہے کہ ''خودکوطلاق دے دو۔'' کیا طلاق ہوگئی یا نہیں؟

(جواب): یہ جملہ طلاق کا حق بیوی کوتفویض کرنا ہے،تو جب تک بیوی خودکوطلاق نہیں دے دیتی،طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(سوال): ایک شخص نے بیوی کوطلاق کا حق تفویض کیا،بیوی نے خودکوطلاق نہیں دی، تو کیا شوہرطلاق دے سکتا ہے؟

(جواب): طلاق کا حق تفویض کرنے کے بعدبھی شوہرکوطلاق کا حق رہتا ہے،وہ جب چاہے اپنی بیوی کوطلاق دے سکتا ہے۔

(سوال): اگرعرف میں ایک طلاق سے مرادتین طلاق ہوں،تو ایک بارطلاق دینے سے تین واقع ہوتی ہیں یا کیا حکم ہے؟

(جواب): اس عرف کا اعتبار نہ ہوگا،ایک طلاق دینے سے ایک ہی واقع ہوتی ہے۔

(سوال): طلاق کوکسی شرط سے معلق کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے۔جب وہ شرط پائی جائے گی،تو طلاق واقع ہوجائے گی۔

(سوال): شوہر نے کہا اگر فلاں جگہ جاؤں،توتمہیں طلاق ہے، پھر وہ بھول کر اس جگہ چلا گیا،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب طلاق کوشرط کے ساتھ معلق کیا،تو شرط پائی جانے کی صورت میں طلاق ہوجائے گی،لہٰذا مذکورہ صورت میں جب شوہرمشروط جگہ چلا گیا،تو طلاق واقع ہو جائے گی،چاہے بھول کرہی گیا ہو۔

(سوال): ''اگر بچہ فلاں جگہ ہوا،تو طلاق۔'' کا جملہ بیوی سے کہا،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، شرط پائی گئی، تو طلاق ہو جائے گی۔

(سوال): معلق طلاق میں شک ہو، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): معلق طلاق میں شک ہو، تو واقع نہیں ہوتی۔

(سوال): اگر شوہر بیوی سے کہے کہ ''اگر تو نے فلاں کام کیا، تو تجھے طلاق دے دوں گا۔'' تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق نہیں۔ جب طلاق کو مستقبل کے لفظ مثلاً ''دے دوں گا۔'' کے ساتھ مشروط کیا جائے، تو شرط پائی جانے کی صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی۔

(سوال): ''ساتھ روانہ کرو، ورنہ طلاق۔'' کہا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، اگر شرط پائی گئی، تو طلاق ہو جائے گی۔

(سوال): طلاق کو امر محال کے ساتھ معلق کرنے سے طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

(جواب): معلق طلاق اس وقت واقع ہوتی ہے، جب شرط پائی جائے، تو جب شرط کا پایا جانا ہی محال ہے، تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

(سوال): ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا ''اگر میں نے اس سے نکاح کیا، تو یہ مجھ پر حرام ہے۔'' اس کی نیت اس سے طلاق کی نہ تھی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ لغو طلاق ہے، جو کہ واقع نہیں ہوتی۔

(سوال): شوہر سے کہا گیا کہ تم اپنی زوجہ کو طلاق دے دو، ہم اس کے بدلے تجھے اتنی رقم دیتے ہیں، تو شوہر نے طلاق نامہ میں لکھا کہ اگر وہ لوگ مجھے اتنی رقم دیں، تو میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں، کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، جب تک رقم دینے کی شرط پوری نہیں ہو جاتی، طلاق

واقع نہیں ہوگی۔

سوال: بیوی سے کہا کہ اگر تو نے آٹھ دن تک کھانا کھایا، تو تجھے طلاق ہے، بیوی نے تین دن بعد کھانا کھالیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق ہے، لہٰذا واقع ہو چکی ہے۔

سوال: ایک شخص نے طلاق دیتے وقت اسے کسی کام سے معلق نہیں کیا، مگر کچھ دیر بعد اس نے کسی کام سے معلق کیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر طلاق دیتے وقت معلق نہیں کیا، تو طلاق ہوگئی، بعد میں معلق کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔

سوال: زبان سے طلاق دی اور دل میں کسی شرط سے معلق کیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق واقع ہوگئی، دل کے عمل کا اعتبار نہیں۔

سوال: ''یہ کام نہ کرنا، ورنہ طلاق دے دوں گا۔'' کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ معلق طلاق نہیں، بلکہ مستقبل کا وعدہ ہے، لہٰذا کسی صورت واقع نہ ہوگی۔

سوال: ''اگر تمہیں جبراً کہیں لے جاؤں گا، تو تمہیں تعلق زوجیت ختم کرنے کا اختیار حاصل ہے۔'' کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق کے لیے صریح کلمات نہیں، اگر ''تعلق زوجیت ختم کرنے'' سے شوہر کی مراد طلاق ہے، تو یہ معلق طلاق ہوگی اور شرط پائی جانے کی صورت میں طلاق کا اختیار بیوی کو تفویض ہو جائے گا اور وہ اپنی مرضی سے خود کو طلاق دے سکے گی۔

سوال: ''تم نہیں جاؤ گی، تو تمہیں طلاق دے دوں گا۔'' کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ تعلیق نہیں، بلکہ وعدہ ہے، لہٰذا بہر صورت طلاق واقع نہ ہوگی۔

(سوال): اگر شوہر ایک شخص سے کہے کہ اگر میں تمہیں عمرہ پر نہ بھیج سکا، تو میری بیوی کو طلاق ہے، تو طلاق کب واقع ہوگی؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، اب چونکہ شوہر نے عمرہ پر بھیجنے کا وقت متعین نہیں کیا، تو یہ شرط موت تک ہوگی، لہٰذا اگر عمرہ پر بھیجے بغیر شوہر یا اس شخص کی موت ہوگئی تو اس وقت بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔

(سوال): ''اگر اتنے دن خرچہ نہ دوں، تو حق شوہری نہیں۔'' یہ جملہ طلاق کی نیت سے کہا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، اگر مشروط دنوں میں خرچہ نہ دے گا، تو طلاق ہو جائے گی۔

(سوال): ''اگر قرآن نہیں پڑھے گی، تو طلاق دے دوں گا۔'' کہا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق نہیں، بلکہ دھمکی ہے، بہر صورت طلاق نہیں ہوگی۔

(سوال): اگر کسی نے کہا کہ ''اس صحن میں بیٹھ کر روزہ رکھوں، تو میری بیوی کو طلاق۔'' تو وہ کیا کرے؟

(جواب): اسے چاہیے کہ صحن کے علاوہ دوسری جگہ بیٹھ کر روزہ رکھ لے۔

(سوال): اگر کسی نے اپنی سسر کو لکھا کہ ''اگر فلاں تاریخ تک میری بیوی کو نہیں بھیجو گے، تو طلاق ہو جائے گی۔''، اب مذکورہ تاریخ تک عورت نہیں آئی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق دی، جو کہ واقع ہوگئی۔

(سوال): اگر کسی نے جبری معلق طلاق دلائی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جبری طلاق ہر صورت میں واقع نہیں ہوتی، خواہ معلق ہو یا غیر معلق، زبانی ہو یا تحریری۔ یاد رہے کہ جبر سے مراد جان کا خطرہ ہو۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهٖ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ (النّحل : ١٠٦)

''جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے (اس پر اللہ کا غضب ہے)، سوائے اس شخص کے جسے مجبور کر دیا جائے، جبکہ اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔''

جس کے دل میں ایمان پختہ ہو، اس کو کفر پر مجبور کیا جائے تو وہ کافر نہیں ہوتا، اسی طرح طلاق کا ارادہ نہ ہو تو جبری طلاق بالا ولیٰ واقع نہیں ہو گی۔

❁ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلشِّرْكُ أَعْظَمُ مِنَ الطَّلَاقِ .

''شرک طلاق سے بڑا معاملہ ہے۔''

(سنن سعيد بن منصور : 1142، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام شافعی رحمہ اللہ اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لَمَّا وَضَعَ اللّٰهُ عَنْهُ سَقَطَتْ أَحْكَامُ الْإِكْرَاهِ عَنِ الْقَوْلِ كُلِّهٖ، لِأَنَّ الْأَعْظَمَ إِذَا سَقَطَ عَنِ النَّاسِ سَقَطَ مَا هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ .

''جب اللہ تعالیٰ نے انسان سے (مجبوری کی صورت میں) کفر معاف کر دیا ہے، تو مجبوری کی صورت میں کہے گئے تمام دیگر اقوال بھی معاف ہیں، کیونکہ جب لوگوں کو بڑی چیز معاف کر دی جائے، تو چھوٹی چیز خود بخود معاف ہو جاتی ہے۔''

(السنن الكبرٰى للبيهقي : 122/2)

سوال: طلاق کومہر کی معافی کی شرط سے معلق کیا، تو کیا حکم ہے؟
جواب: یہ معلق طلاق ہے، جب تک بیوی مہر معاف نہیں کرے گی، طلاق نہ ہوگی۔
سوال: شوہر نے اپنی کے متعلق کہا کہ اگر اس نے مجھے اپنی صورت دکھائی، تو یہی طلاق ہے، تو کیا حکم ہے؟
جواب: یہ معلق طلاق ہے، اگر بیوی شوہر کے سامنے آئے گی، تو طلاق ہوجائے گی۔
سوال: ''اگر اس احاطہ میں بود وباش کروں، تو میری بیوی کو طلاق ہے۔'' کہنے سے کیا طلاق ہوجاتی ہے؟
جواب: یہ معلق طلاق ہے، جب شرط پائی جائے گی، تو طلاق واقع ہوجائے گی۔
سوال: شوہر نے کہا کہ اگر میں نے زنا کیا ہو، تو میری بیوی کو طلاق ہے۔ پھر بعد میں اس نے زنا کیا، تو کیا حکم ہے؟
جواب: جب شوہر نے یہ جملہ بولا، اس سے پہلے اگر اس نے زنا نہیں کیا، تو طلاق واقع نہ ہوگی، خواہ یہ جملہ بولنے کے بعد وہ زنا کرلے، کیونکہ طلاق کو ماضی کی زندگی کے ساتھ معلق کیا گیا ہے، نہ کہ مستقبل کے ساتھ۔
سوال: یہ کہنا کہ میں جتنی شادیاں کروں، ان کو طلاق ہے، تو کیا حکم ہے؟
جواب: نکاح سے پہلے دی گئی طلاق نہیں ہوتی، یہ معلق طلاق نہیں ہے، بلکہ لغو ہے۔
سوال: شوہر نے کہا کہ اگر میں نے فلاں شخص سے اپنے پچاس ہزار زبردستی نہ نکلوا لیے، تو میری بیوی کو طلاق ہے، تو کیا حکم ہے؟
جواب: یہ معلق طلاق ہے، شرط پائی جائے گی، تو طلاق واقع ہوجائے گی۔
سوال: کسی نے کہا کہ ''اللہ کی قسم! میں بیوی کو طلاق دے دوں گا۔'' تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ مستقبل کے الفاظ ہیں، اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ البتہ اسے چاہیے کہ اپنی قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔

❀ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ، فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا، إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَتَحَلَّلْتُهَا .

''میں کسی کام پر قسم اٹھاتا ہوں، بعدازاں محسوس کرتا ہوں کہ دوسرا کام اس سے بہتر ہے، تو میں بہتر کام کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔''

(صحيح البخاري : 3133، صحيح مسلم : 1649)

(سوال): ایک شخص نے کہا کہ مجھے مہر معاف کر دیا جائے، تو میری بیوی کو طلاق ہے، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، جو اسی وقت واقع ہوتی ہے، جب شرط پائی جائے۔

(سوال): ایک شخص نے دوسرے کے گھر سے قیمتی چیز چرا لی، تو اس نے کہا کہ ''کہو اگر میں نے وہ قیمتی چیز اٹھائی ہو، تو میری بیوی کو طلاق ہے۔'' تو اس نے ایسا کہہ دیا، کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): اگر واقع ہی اس نے وہ قیمتی چیز چرائی ہے، تو اس کی بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی۔ یہ معلق طلاق ہے۔

(سوال): نکاح سے پہلے معلق طلاق دینا کیسا ہے؟

(جواب): معلق طلاق اسی صورت میں ہو سکتی ہے، جب تعلیق کرتے وقت نکاح ہوا ہو، نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہیں۔ یہ لغو طلاق ہے۔

(سوال): یہ کہنا کہ ''جب میں نکاح کروں تو طلاق مغلظہ'' اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح سے پہلے کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ جب تک نکاح نہیں کیا، طلاق کو معلق نہیں کیا جا سکتا ہے، اگر کوئی نکاح سے پہلے معلق طلاق دے، تو وہ لغو ہے۔

(سوال): ایک شخص نے کہا کہ اگر میں فلاں چک میں جاؤں، تو میری زوجہ کو طلاق۔ پھر وہ زمین خرید کر اس چک میں چلا گیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں طلاق واقع ہو چکی ہے، کیونکہ معلق طلاق میں شرط پائی جائے، تو وہ واقع ہو جاتی ہے، خواہ شرط کسی بھی طرح پائی جائے۔

(سوال): شوہر نے کہا کہ اگر تم اپنے باپ کے گھر گئی، تو تمہیں طلاق ہے۔ پھر وہ باپ کے مرنے کے بعد اس کے گھر گئی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، جو کہ واقع ہو گئی، کیونکہ باپ کے مرنے کے بعد بھی گھر اسی کا تصور کیا جاتا ہے۔

(سوال): شوہر نے کہا کہ اگر فلاں شخص نے یہ کام نہ کیا، تو میری بیوی کو طلاق ہے۔ پھر اس شخص نے وہ کام نہ کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، اب چونکہ شرط پائی گئی، لہٰذا طلاق نافذ ہو گئی۔

(سوال): اگر شوہر نے معلق طلاق نامہ کو پڑھے سنے بغیر دستخط کر دیے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ طلاق نامہ معتبر نہ ہوگا، کیونکہ شوہر سے لاعلمی میں دستخط لیے گئے ہیں، لہٰذا اس تحریر میں جس شرط سے طلاق کو معلق کیا گیا ہے، اس کے پائے جانے سے اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی۔

(سوال): نکاح ثانی کے ساتھ طلاق کو معلق کیا، تو کسی نے اس کا دوسرا نکاح جبری کروا

دیا،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): چونکہ جبری نکاح منعقد نہیں ہوتا، لہٰذا طلاق معلق کی شرط نہیں پائی گئی۔اس لیے طلاق نہیں ہوئی۔

(سوال): ایک شخص نے کبیرہ گناہ سے توبہ کی اور کہا کہ اگر آئندہ میں نے یہ گناہ کیا، تو اب کے بعد جو عورت میرے نکاح میں آئے گی، اسے تین طلاق ہے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): نکاح سے پہلے کسی قسم کی طلاق نہیں۔یہ لغو ہے۔لہٰذا اگر مذکورہ شخص دوبارہ وہی کبیرہ گناہ کرے گا، تو اس کے بعد جس عورت سے نکاح کرے گا، اسے طلاق واقع نہ ہو گی، کیونکہ یہ معلق طلاق ہے ہی نہیں۔

(سوال): شوہر نے لکھا کہ اگر میں سسرال میں نہ رہوں، تو بیوی کو طلاق کا اختیار رہے، اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(جواب): شوہر نے طلاق کو مشروط تفویض کیا ہے۔لہٰذا اگر وہ سسرال میں نہیں رہے گا، تو بیوی کو طلاق کا اختیار حاصل ہو جائے گی، اس صورت میں اگر بیوی طلاق دیتی ہے، تو طلاق ہو گی، اگر نہیں دیتی، تو نہیں ہو گی۔یہ طلاق معلق کی صورت نہیں ہے۔

(سوال): کسی نے کہا کہ ''اگر میں اس مسجد کا کام کروں، تو میری بیوی کو طلاق ہے۔'' پھر اس نے ثواب کی نیت سے مسجد کا کام کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): بہر صورت طلاق ہو چکی ہے، کیونکہ معلق طلاق میں شرط پائی جائے، تو وہ نافذ ہو جاتی ہے، خواہ شرط کو کسی بھی نیت سے پورا کیا جائے۔

(سوال): شوہر نے کہا کہ اگر بیوی کی اجازت کے بغیر دوسرا نکاح کروں، تو بیوی کو طلاق ہے، پھر دوسرا نکاح کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، اب چونکہ شرط پائی گئی، تو بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔

(سوال): نکاح کے وقت جو شرائط طے پائی تھیں، ان کی خلاف ورزی کی گئی، تو کیا طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

(جواب): شرائط کی خلاف ورزی سے نکاح ختم نہیں ہوتا، البتہ اگر شرائط کی عدم ادائیگی کی صورت میں طلاق کا نافذ ہونا طے پایا تھا، تو طلاق نافذ ہو جائے گی۔

(سوال): بیوی میکے میں ہے، شوہر نے کہا کہ اگر تم ایک ماہ کے اندر اندر واپس نہ آئی، تو تمہیں طلاق ہے۔ پھر ایک مہینے سے پہلے ہی شوہر فوت ہو گیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): شوہر نے معلق طلاق دی تھی، جو شرط کے پائے جانے سے نافذ ہونی تھی، اب چونکہ شرط کی مدت سے پہلے ہی شوہر فوت ہو گیا، تو اس معلق طلاق کا حکم ختم ہو جائے گا اور عورت بیوہ شمار ہوگی، لہٰذا وہ عدت وفات شوہر گزارے گی اور وراثت کی حق دار ہوگی۔

(سوال): بیوی نے شوہر سے کہا کہ اگر تم نے فلاں تاریخ تک میرا حق مہر ادا نہیں کیا، تو میں تمہاری زوجیت سے علیحدہ ہو جاؤں گی۔ مگر شوہر نے مذکورہ تاریخ تک حق مہر ادا نہیں کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): معلق طلاق کا اختیار شوہر کو حاصل ہے، عورت کے شرط لگانے سے کچھ نہیں ہوتا، لہٰذا مذکورہ صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔

(سوال): ''اگر میرے گھر سے باہر گئی، تو مجھ پر حرام ہے۔'' کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، ان سے اگر شوہر کی مراد طلاق ہے، تو یہ معلق طلاق ہوگی اور گھر سے باہر جانے کی صورت میں واقع ہو جائے گی۔ اگر شوہر کی ان الفاظ سے مراد طلاق نہیں ہے، تو گھر سے باہر جانے سے طلاق نہ ہوگی۔